پاکستان میں مطبوعہ رنگین تجویدی مصاحف: رجحان اور اثرات کا تحقیقی جائزہ

قاریہ نسرین اختر*
شاہ معین الدین ہاشمی**

Abstract

Allah, the Exalted, took the responsibility of protecting the Holy Qur'an and revealed it to the Holy Heart of Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم). This book is the source of guidance for the entire world. The publication of the Qur'an-ul-Hakim is a greatest work. At present, the publication of the Holy Quran is on the rise in the subcontinent. A review of the Tajweedi Musahif published in Pakistan will be included in the research paper under review. But the trend of printing colorful Tajweedi Musahif in particular are developing rapidly in Pakistan, which are embellishing the text of the Qur'an-ul-Hakim with different colors according to the rules of Tajweed. It will be considered how useful these Tajweedi Musahif are for the reader and the ordinary daily reader by learning the rules of Tajweed from these colorful Musahif. It is hoped that this research will provide clear guidance on the trend of published Tajweedi Musahif and the effects of teaching and learning the rules.

Keywords: Colorful Manuscripts, Tajweedi Musahif, Rules, Trend, Effects

تعارف:

اللہ وحدہ لاشریک کا اپنے بندوں پر احسان عظیم ہے کہ اس نے انسانوں کی رہنمائی وتربیت کے لیے انبیاءؑ کے ذریعے وحی کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہر نبی کی وحی اس کی قوم کی زبان اور محاورات میں نازل ہوئی۔ خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ پر عربی مبین میں قرآن مجید نازل ہوا۔ جبکہ قرآن حکیم کے اولین مخاطب عرب تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نہ صرف عرب بلکہ عجمی اقوام کی بھی رہنمائی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے جماعت صحابہ کرامؓ کی جن شعبہ جات میں تربیت کی اس میں سے پہلا شعبہ "قرآنی الفاظ کی ادائیگی" یعنی تلاوت آیات کا ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں یوں کیا گیا ہے:

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ [1]

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔
** چیئرمین، شعبہ حدیث وسیرت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

"اور بیشک یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔ اسے امانتدار فرشتہ لے کر آیا ہے۔ آپ ﷺ کے دل پر اترا ہے کہ آپ ﷺ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ صاف عربی زبان میں ہے۔"

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰـهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۲۱ [2]

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں اور جو لوگ اس کو نہیں مانتے وہ خسارہ پانے والے ہیں۔"

مصحف کی تعریف:

مصحف کا مادہ 'ص، ح، ف' ہے۔ مصحف ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں متعدد رسائل اور اوراق جمع ہوں۔ مصحف کی جمع مصاحف اور صحیفہ کی جمع "صحف" اور "صحائف" ہے۔ جہاں تک لغت کا تعلق ہے، یہ لفظ مصحف اصحاف کا صیغہ اسم مفعول ہے جس کا مادہ "ص، ح، ف" ہے۔[3] اسی سے لفظ صحیفہ، منتشر اوراق کے جمع کرنے کو کہا جاتا ہے قرآن مجید پر اس اعتبار سے اس لفظ کا اطلاق یوں ہوا کہ یہ ان تمام اوراق کو بین الدفتین جمع کرنے سے معرض وجود میں آیا جن پر عہد نبوی ﷺ میں آیات قرآنیہ لکھی گئی تھیں۔[4]

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے کتاب المصاحف کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں جب قرآن مجید کا باقاعدہ (سرکاری) نسخہ مرتب کیا گیا تو اس نسخے کے نام کے تعین میں مختلف آراء پیش کی گئیں کہ اس کا نام "سفر" (کتاب) رکھا جائے۔[5] لیکن یہ نام چونکہ یہود کی کتاب "توراۃ" کے حصوں کے لیے مستعمل تھا اس لئے اسے پسند نہ کیا گیا۔ پھر عبد اللہ ابن مسعودؓ یا سالم مولیٰ حذیفہؓ نے بتایا کہ میں نے حبشہ میں لوگوں کو اس

---

[1] الشعراء:۱۹۲۔۱۹۵

[2] البقرہ:۱۲۱

[3] العسقلانی، احمد بن علی بن حجر، (۸۵۲ھ)، **فتح الباری شرح صحیح البخاری**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۷۲ھ)، ۹: ۱۸

[4] تھانوی، اظہار احمد، قاری (م ۱۹۹۱ء)، **ایضاح المقاصد شرح عقیلۃ اتراب القصائد**، (لاہور: قراءت اکیڈمی، س۔ن)، ۶۳

[5] تھانوی، اظہار احمد، قاری (م ۱۹۹۱ء)، **ایضاح المقاصد شرح عقیلۃ اتراب القصائد**، ۶۳

طرح کی کتاب کو مصحف کہتے سنا ہے۔ لہٰذا یہ نام پسند کیا گیا اور اسی کو اتفاق رائے سے اختیار کر لیا گیا۔[6] قرآن مجید میں یہ مادہ لکھی ہوئی کتاب کے معنی میں استعمال ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰیۙ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰہِیْمَ وَمُوْسٰی۝۱۹ [7]

''یہ بات تمام پہلے صحائف میں بھی موجود ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں بھی اور موسٰی علیہ السلام کے صحائف میں بھی۔''

خلاصہ یہ کہ مصحف سے مراد ورق (Page) ہے[8] (صحائف کی واحد صحف ہے اور مصحف اس کو کہتے ہیں۔[9] جن اوراق پر انسانی ہاتھوں نے قرآن کریم کے الفاظ کو لکھ کر محفوظ کر لیا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی ایک خدمت کتابت بھی ہے۔ پہلا مصحف عہدِ نبوی ﷺ میں لکھا گیا اور دوسرا مصحف عہد صدیقیؓ میں لکھا گیا۔ یہ متفرق سورتیں تھیں اگرچہ آیات کے اعتبار سے مرتب تھیں۔ لیکن ترتیب تلاوت کے مطابق مرتب شکل میں عہدِ عثمانی میں لکھا گیا تو ان کو مصاحف عثمانیہ کا نام دیا گیا۔

تجویدی مصحف کی تعریف:

تجویدی مصحف سے مراد وہ مصحف ہے جس میں پڑھنے والے کی سہولت کے لیے تجویدی قواعد کو علامات یا رنگوں کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا ہو۔ دور جدید میں عام لوگ جو مطبوعہ قرآن پاک دیکھ کر تلاوت کرتے ہیں وہ دراصل بالواسطہ طور پر قرآن مجید کا تلفظ، اعراب، حرکات وسکنات، وقف وابتداء، مد ولین، شد، غنہ، اخفاء، اظہار، ادغام، اقلاب وغیرہ، ان مذکورہ تجویدی قواعد کا علم علامات کے ذریعہ سے حاصل کر کے تلاوت کر رہے ہوتے ہیں۔ گویا کہ ان کے استاد نے قرآن حکیم کے نسخہ پر اعراب، نقاط وعلامات لگا کر تجوید سے قرآن مجید پڑھنے کے قابل بنا دیا ہے۔

---

[6] السیوطی، جلال الدین، حافظ (م ۹۱۱ھ)، **الاتقان فی علوم القرآن**، موسسہ الرسالہ ناشرون، س۔ن، ۱: ۲۰۵

[7] الاعلیٰ: ۱۸، ۱۹

[8] ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم (۷۱۱ھ)، **لسان العرب**، ۱۵: ۲۷۳

[9] العسقلانی، احمد بن علی بن حجر، (۸۵۲ھ)، **فتح الباری شرح صحیح البخاری**، ۹: ۱۸

رنگین تجویدی مصاحف:

موجودہ دور میں رنگین تجویدی مصاحف کا رواج تیزی سے ترقی پا رہا ہے۔ بالخصوص حفظ و ناظرہ کے مدارس اور سکول کے طلبہ میں اس کے رجحان میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح کے رنگین تجویدی مصاحف میں تجوید کے مختلف قواعد کو رنگوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ تجویدی مصاحف میں ایک ہی ضابطہ کو ظاہر کرنے کے لیے مختلف طریقہ ہائے کار اور علامات یا مختلف رنگ استعمال کیے گئے ہیں، ان سے تعلیمی میدان میں موثر وغیر موثر دونوں اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

رنگین تجویدی مصاحف میں رنگوں کا استعمال:

رنگ اللہ کے پوشیدہ رازوں میں سے ایک راز ہیں۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں رنگوں کا ذکر ہے جس میں لوگوں، جانوروں، پودوں اور بے جان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے دلائل اور بین آیات سے واضح کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کی ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝ [10]

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگ کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کے سفید اور سرخ راستے بنائے اور بعض بالکل سیاہ رنگ تھے اور انسانوں اور چوپایوں اور جانوروں میں بھی مختلف رنگ کی مخلوقات پائی جاتی ہیں لیکن اللہ سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں صرف صاحبانِ معرفت ہیں بیشک اللہ صاحبِ عزّت اور بہت بخشنے والا ہے۔"

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ [11]

"اور جو کچھ تمہارے لیے اس زمین کے اندر مختلف رنگوں میں پیدا کیا ہے اس میں بھی عبرت حاصل کرنے والی قوم کے لیے اس کی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

---

[10] فاطر: ۲۷ تا ۲۸

[11] النحل: ۱۳

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا لَوۡنُـهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّـهَا بَقَرَةٌ صَفۡرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوۡنُـهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيۡنَ[12]

"ان لوگوں نے کہا یہ بھی پوچھیئے کہ رنگ کیا ہو گا۔ کہا کہ اللہ کا حکم ہے کہ زرد بھڑک دار رنگ کی ہو جو دیکھنے میں بھلی معلوم ہو۔"

جیسا کہ درج بالا آیات سے واضح ہے کہ قرآن حکیم میں رنگوں کا تذکرہ اللہ رب العزت نے پھلوں، پہاڑوں، انسانوں، چوپایوں اور پرندوں میں مختلف رنگوں سے کیا ہے۔ گویا رنگ کے رجحان کو قدیم اور جدید دور میں بہت سے مسلمان علماء اور ماہرین تعلیم کی توجہ حاصل رہی ہے۔ انہوں نے کوشش کر کے ان رنگوں کو مختلف مقاصد اور اہداف کے لیے تنوع اور دلچسپی کے شعبے قائم کیے۔ ان ماہرین کا کام رنگوں کے راز، فوائد، معانی میں استعمال علامات کے لیے رنگوں کا مقرر کرنا، ان کے اسباب اور مقاصد کو دریافت کرنا تھا۔ خاص طور پر رنگوں کا بصارت پر اس کا استعمال اور اس کے اثرات کیا ہیں؟ اس کے لیے بھی درجہ بندی کی گئی ہے۔ جیسا کہ ابن حزم (م ۴۵٦ھ) کی کتاب "رسالة الألوان" کے مطابق۔ "احکام فقہ کے محققین نے مختلف شعبوں میں رنگ کو احکاماتِ ثبوت اور امارت کے طور پر بیان کیا تو کچھ عصری محققین نے اسلامی فقہ میں رنگوں کے احکام کا مطالعہ کرنے کی کوشش کی اور سخت محنت سے انہوں نے اس کا مطالعہ کرنے کے لیے اہتمام کیا۔ ان کی یہ کوشش اسلامی شریعت کی عظمت، جامعیت کو اجاگر کرنے میں قابل تحسین ہے۔"[13]

تحقیق ہذا میں بھی قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کا استعمال ہے۔ اس کی ابتداء ابوالاسود الدولیؒ (م ٦۹ھ) کے زمانہ سے ہی رنگین نقاط سے ہوئی۔ خاص طور پر مراکش اور اندلس کے علماء میں ضبط قرآن میں رنگوں کے استعمال میں کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن رنگوں کا استعمال بہت کم سطح پر استعمال کیا گیا۔ تاہم اس مطالعہ کا اصل موضوع تجویدی مصاحف میں رنگوں کا استعمال ہے۔ رنگین مصاحف کے رجحان کے ساتھ ہی رنگوں کا استعمال ہونے لگا اور قرآن مجید کی کتابت میں ابتدائی زمانے سے ہی مختلف انداز سے اس پر محنت ہونے لگی۔ اس کام کی ابتداء خاص طور پر اندلس اور مراکش میں کی گئی کہ یہ رنگ مشکلات کو حل کرنے کے لیے اور قرآن کو آسان پڑھنے کے لیے استعمال کیے گئے تا کہ اعراب و نقاط واضح ہو سکیں۔ بعد میں الخلیلؒ (م ۱۷۵ھ) کے دور میں ایک ہی

---

[12] البقرہ: ٦۹

[13] الاندلسی، علی بن محمد احمد بن حزم (م ۴۵٦ھ)، **رسالۃ الالوان**، (ریاض: مکتبہ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ)، ۳۳۰

روشنائی استعمال کی گئی اور زائد رنگوں سے اجتناب کیا گیا۔ دور جدید میں دبئی، ترکی، مراکش، اندلس کے مصاحف میں صرف اسماء الحسنیٰ، مد منفصل اور مد متصل کو سرخ رنگ سے لکھا گیا ہے۔ جبکہ دور جدید میں پاکستان سمیت دیگر تمام مسلم ممالک میں لوگوں کی دلچسپی پیدا کرنے کے لیے رنگین تجویدی مصاحف کی وسیع پیمانے پر طباعت ہونے لگی۔ رنگین تجویدی مصاحف میں اب ایک رنگ کی بجائے کئی رنگ استعمال ہو رہے ہیں۔ عام لوگوں کو یہ یقین دہانی کروائی جارہی ہے کہ رنگین مصاحف میں تجویدی قواعد کو رنگوں سے پڑھنا علمی خدمت ہے۔ ثقافتِ اسلام میں یہ ایک نیا فن پیدا ہوا اور کہا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی خدمت میں جدید تکنیک کا یہ حسن استعمال ہے جو سب کے لیے معاون ثابت ہو گا اور اس تکنیک کو ختم کرنا ممکن نہیں ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے دور میں قرآن کریم بغیر اعراب و نقاط کے تھا۔ بعد میں لوگوں کی آسانی کے لیے نقاط و اعراب لگائے گئے اور ان میں رنگوں کا استعمال کیا گیا۔ سب سے پہلے ابو الاسود الدولیؒ (م۶۹ھ) نے سرخ روشنائی سے نقاط کو ظاہر کیا۔ طویل عرصہ تک قلمی نسخوں میں یہ رنگ استعمال ہو تا رہا قلمی نسخہ جات میں مزید رنگوں کا استعمال بڑھ گیا اب جبکہ مشینی طباعت کا دور ہے موجودہ دور میں تو مصاحف کی طباعت ہی رنگین ہو رہی ہے۔

قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کا تصور:

جب رنگ ماضی اور حال کے مسلمان علماء میں دلچسپی کا باعث بنے تو یہ مناسب تھا کہ رنگوں کے تصور اور اس کے مضمرات کی وضاحت ان کے اقوال و بیانات سے کی جائے۔ جو ہمیں اس رجحان کے عمل کے سیاق وسباق سمجھنے میں مدد دے۔ ابو الحسن ابن سید (م۴۵۸ھ) نے کہا کہ رنگ اس کو کہتے ہیں جو دوسری اشیاء کے درمیان فرق کرے۔[14] جاراللہ زمخشری (م۵۲۸ھ) کا قول ہے کہ رنگوں سے کتابت، قرآن کے خلاف ہے کہ اس منطق کے ساتھ ساتھ تصاویر اور دیگر رنگوں کے تنوع سے تجاہل اور التباس پیدا ہو سکتا ہے۔[15]

شیخ محمد طاہر ابن عاشور کا قول ہے کہ: (سر من أسرار الله تعالى، وآية من آياته الدالة على أنه خالق كل شيء، وأنه الرب وحده، المستحق أن يعبد وحده)[16] "اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ رازوں میں

---

[14] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م۴۴۴ھ)، **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ۴۲۶

[15] زمخشری، ابو قاسم محمود بن عمر (م۵۳۸ھ)، **الکشاف**، (بیروت: دارالاحیاء التراث العربی)، ۳: ۴۷۳

[16] شنقیطی، محمد امین بن محمد مختار (م۱۳۹۳ھ)، **أضواء البیان**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)، ۳: ۲۷۶

(رنگ) ایک راز ہے، (قرآن حکیم) کی آیات سے واضح دلائل موجود ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے اور بے شک وہ واحد رب ہے جو تنہا ہی عبادت کے لائق ہے۔" شاید وہ علماء جنھوں نے قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کو ضبط کے لیے استعمال کیا تھا وہ ان حقائق سے بخوبی آگاہ تھے کہ رنگ صرف ضبط کے لیے استعمال کرنے کی اجازت ہے کہیں اس سے تعلیمی ادوار میں کوئی التباس، قباحتیں پیدا نہ ہو جائیں۔ ان کے فوائد اور نقصانات کیا ہو سکتے ہیں؟ اگرچہ بعض علماء فوائد اور نقصانات کے بارے میں آگاہی دیتے بھی رہے۔

قرآن مجید کی اصطلاحات ضبط میں رنگوں کا استعمال:

امام دانی (م ۴۴۴ھ) اپنی کتاب المقنع میں بیان کرتے ہیں کہ اگر رنگوں کو ترتیب سے جوڑا گیا ہو جس سے متن قرآن میں کوئی الجھن پیدا نہ ہو تو پھر ضبط کو رنگین کر سکتے ہیں۔[17] ابو داؤد سلیمان بن نجاح (م ۴۹۶ھ) کے مطابق اصول ضبط اور اس کی کیفیت کو کسی خاص انداز سے مختصر بیان کرنا ہے۔[18] شیخین (امام دانی، امام نجاح) کا ضبط میں رنگ استعمال کرنا ممنوع نہیں ہے البتہ کوئی الجھن یا التباس پیدا نہ ہو جس سے متن قرآن واضح نہ ہو سکے۔ مگر حرکات، شد، مد جزم اور دیگر رموز واو قاف کو رنگوں سے واضح کرنے کی اجازت ہے۔

اندلس اور مغرب کے علماء نے علم الضبط کی تصنیف و تالیف کی اور کئی برس کی محنت کے بعد ضبط کی تائید میں اندلس کی جدوجہد شامل ہے۔ ان میں امام دانی، ابو داؤد، الفاسی الشھیر بالخراز (م۷۱۸ھ)، ابراہیم بن احمد المارغینی (م ۱۳۴۱ھ) اور دیگر کئی مجودین و ضبط کے ماہرین نے جہد مسلسل کی اور رنگوں کے ضبط میں استعمال کے بارے باہم تفہیم اور صلاح و مشورہ کرتے رہے۔

قرآن پاک کی کتابت میں رنگوں کا استعمال، ابتدائی حالات وارتقاء:

قرآن حکیم کی کتابت کو رنگنے کا رجحان اور رنگین کتابت ایک طویل عرصہ سے قرآن مجید کی تاریخ سے جُڑی ہوئی ہے۔ کوئی صفحہ کو رنگ کرتا ہے پھر آرائش و زیبائش سے حاشیہ بناتا ہے اور مختلف روغن سے کتابت کرتا ہے کبھی سونے کے پانی سے لکھائی کی تو کبھی معدنیات کے روغن کو بھی استعمال کیا جاتا رہا۔ ہمیشہ اس بات میں غور و فکر ہوتی رہی۔ قرآن کریم میں رنگوں کے استعمال میں دو اہم متوازی پہلو ہیں۔

---

[17] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)، **المقنع فی رسم مصاحف الامصار**، ۱۳۲

[18] ابن الجزری، ابو الخیر شمس الدین، **غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء**، مکتبۃ ابن تیمیہ، ۱۳۵۱ھ، ۱: ۳۱۶

- پہلا پہلو: اس کا تعلق قرآن کے سرورق کی سجاوٹ، تزئین و آرائش کا زیور، اس میں سونے چاندی اور معدنیات کی روشنائی سے لکھنا ہے۔
- دوسرا پہلو: اس کا تعلق قرآن مجید کے متن اور ضبط میں رنگوں کے استعمال سے ہے۔[19] خاص طور پر پہلی تین صدیوں میں قرآن مجید میں رنگوں کے نقاط اور شکل کو تازہ دم کیا گیا ہے۔ اس لیے اہل علم کے ہاں ان کی تفہیم اور فقہی غور و فکر کی ضرورت رہی۔ جدید دور میں تعلیم کے مقاصد کے لیے رنگوں کا استعمال اور فقہی رائے کی خدمت قرآن کے لیے ایک روشن خیالی کا پیش خیمہ ہے۔

قرآن مجید کی کتابت میں رنگ کے استعمال سے پیدا ہونے والے حالات:

ابتدائی اور بعد کے ادوار میں قرآن کریم کے لیے سیاہ روشنائی یا روغن کا استعمال کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے دور میں کتابت قرآن میں جو رنگ استعمال ہوئے ان رنگوں میں زیادہ تر سیاہ رنگ کا استعمال ہے۔ جب نقاط کو سب سے پہلے متعارف کرایا گیا تھا تو روایات میں ابو الاسود الدؤلیؒ (م ۶۹ھ) نقاط کے تجزیہ میں اول درجہ رکھتے ہیں۔ ان کا بھی یہی خیال تھا کہ کہیں رنگین نقاط لگانے سے قرآن حکیم کے متن میں الجھن اور ابہام پیدا نہ ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ابو الاسودؒ تعلیم یافتہ تھے۔ انہوں نے عربوں میں سے ایک خاص کاتب کو اپنی ہدایات اور آوازوں کے ذریعے مصحف میں نقاط لگانے کی مشق کروائی۔ ابو الاسود کا نقاط لگانے کے لیے رنگ کو منتخب کرنا بنیادی کام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو رنگ منتخب کیا گیا عربوں کے الفاظ میں رنگنے کو رنگین کہا جاتا ہے لیکن اس میں غالب قیاس سرخ رنگ کا ہی ہوتا ہے جس میں ابن ابی شیبہ کی روایت بھی شامل ہے۔ انہوں نے الحسن بن ابن ابی الحسن سے روایت کی اور کہا "سرخ رنگ سے نقاط لگانے میں کوئی حرج نہیں۔"[20] ابو عمرو الدانیؒ کا قول ہے کہ اہل عراق بھی سرخ نقاط سے قرآن کو سمجھنے اور حروف کو ممتاز کر کے پڑھتے تھے۔ اس طرح سے مصاحف میں حروف کی پہچان ہونے لگی۔[21] شہر مدینہ کے لوگ نقاط کو سرخ رنگ کے علاوہ قدیم اور جدید رنگوں سے مزین کرنے لگے۔ اہل مدینہ میں سرخ رنگ کے علاوہ پیلے رنگ کا رواج بھی عام تھا۔ ابو عمرو الدانی کہتے ہیں کہ میں اہل مدینہ کے قدیم

---

[19] ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد (م ۲۳۵ھ)، **مصنف ابن ابی شیبہ**، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، ۲۰۱۴ء)، ۱۰: ۲۶۸۔۲۶۹

[20] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)، **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ۱۲

[21] **ایضاً**، ۲۰

لوگوں میں نقاط کے لیے جدید رنگوں کا استعمال دیکھتا ہوں۔ ان قرآنی نقاط میں سرخ رنگ حرکات ثلاثہ، سکون، تشدید اور پیلا رنگ ہمزہ کے لیے خاص تھا۔[22]

امام قالون[23] (م ۲۲۰ھ) کا قول ہے کہ اہل مدینہ میں سرخ اور پیلے نقاط لگائے جاتے تھے۔[24] تنوین، تشدید، تخفیف، سکون اور وصل مد کے لیے سرخ رنگ اور ہمزہ کے لیے پیلا رنگ خاص تھا۔[25] ابو بکر احمد بن موسیٰ ابن مجاہد[26] (م ۳۲۴ھ) اور ابو عمر والدانیؒ کا قول ہے: ہم نے قدیم شہروں کے لوگوں سے سنا تھا کہ سبز رنگ الفات الوصل کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ سبز رنگ کا استعمال کرنا بھی کوئی غلط نہیں تھا۔[27] تاہم کوفہ وبصرہ کے کچھ لوگوں نے قرآن مجید کی کتابت میں سبز رنگ کا استعمال کیا اور یہ رنگ قراءات مشہورہ الصحیحہ کے لیے منتخب کیا جبکہ قراءات شاذہ (متروک) کے لیے سرخ رنگ کا انتخاب کیا۔ ایک اور رنگ جو اندلس میں استعمال کیا جاتا رہا نیلا ہے۔[28] جہاں تک سیاہ رنگ کی بات ہے تو اس زمانے کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے دور میں سیاہ روشنائی صرف ذاتی مصاحف اور خطوط میں استعمال ہوتی تھی۔ مصاحف میں رنگوں کے استعمال میں ائمہ کرامؒ کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ رنگنے کا رجحان پہلی صدی ہجری کے پہلے نصف سے ہی ہو گیا اور پھر مصاحف میں نقاط اور بعد میں حروف قرآنیہ کی اشکال پر بھی ترقی ہونے لگی۔

۲۔ جب رنگوں سے مصاحف میں کام ہونے لگا تو علماء کو بہت سے شکوک وشبہات کا ادراک ہوا کہ نقاط سے کس طرح حروف قرآنیہ کی ادائیگی ہو سکے گی۔ الاصفہانی (م ۳۶۰ھ) کی ایک روایت میں ہے کہ رنگین نقاط کی وجہ سے حجاج بن یوسف خوفزدہ ہوا کہ کہیں ضبط سے قرآن کریم کا متن مشکوک نہ ہو جائے اس

---

[22] ایضاً، ۱۹

[23] ابن الجزری، ابوالخیر شمس الدین، **غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء**، ا: ٦١٥

[24] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)، **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ۲۰

[25] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)، **کتاب النقط في شكل المصاحف و کیفیۃ ضبطھا**، ۱۳۴

[26] ابن الجزری، ابوالخیر شمس الدین، **غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء**، ا: ۱۳۹

[27] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)، **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ۲۳

[28] وھو اللون الأزرق کما ذکر الدکتور غانم قدوری محقق کتاب الجامع المتقدم، وفي مفتاح الأمان، ص ۱۴۹ (اَلْاُزرق نیلے رنگ کے جواہرات یا پتھر کو کہتے ہیں جو مصر اور موریطانیہ کے پہاڑوں سے ملتا ہے اس کو پیس کر اس کا روغن یا سیاہی بنا کر کتابت کے لیے استعمال کیا جاتا تھا)۔

لیے دیگر علامات لگانے سے روک دیا گیا۔ لوگ طویل عرصے تک نقاط کی موجودگی کے سوا کتاب اللہ میں کسی قسم کی کوئی دوسری علامت نہ لگا سکے۔[29] جیسا کہ ابو بکر ابن مجاہد نے کہا (اسرع إلی فھم القارئ، من النقط بلون واحد)[30] "قاری کو جلد قرآن کریم سمجھنے کے لیے ایک ہی رنگ کے نقاط لگا دیئے جائیں۔"

۳۔ الخلیل بن احمد الفراہیدیؒ (م ۱۷۰ھ) کے زمانے اوران سے پہلے بھی مصاحف میں رنگ کاری عام ہو چکی تھی۔ لہٰذا عموماً ضبط و شکل میں الخلیلؒ کا خاص حصہ ہے جو آج تک استعمال ہو رہا ہے۔ الخلیل نے رنگوں کے استعمال کو ترک کیا کیونکہ التباس پیدا ہو رہا تھا۔

۴۔ بہت سے علاقے صرف سرخ رنگ تک محدود تھے جبکہ عراق میں سرخ اور پیلا رنگ استعمال ہوتا تھا۔ اہل مدینہ سرخ، پیلا اور سبز رنگ استعمال کرتے تھے۔ یہی رنگ اندلس اور مراکش کے لوگوں نے بھی اپنا لیے۔

5۔ پہلی تین صدیوں میں علماء کے پاس رنگوں میں مطابقت کے عدم استعمال کی ایک وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس دور جدید کی تکنیک (Tools) موجود نہ تھے۔ اگر یہ تکنیک اُس زمانے میں موجود ہوتی تو اُس وقت بھی رنگین مصاحف ہوتے۔ اس طرح پہلی تین صدیوں تک قرآن مجید میں متعدد رنگ استعمال نہ ہوئے۔ یہ صورت حال صدیوں تک یکساں رہی، طباعت سیاہ روشنائی سے ہی ہوتی رہی۔ جہاں تک اندلس اور مغرب کی بات ہے تو انہوں نے ضبط میں رنگوں کے استعمال میں توسیع کر دی تھی۔[31]

قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کے استعمال کا عقیدہ:

قرآن حکیم میں رنگوں کا موضوع سامنے آیا تو معلوم ہوا کہ پہلے قرآن کریم سینوں میں محفوظ ہوتا تھا اس لیے اس کی کتابت کی ضرورت نہ تھی صرف صحابہ کرامؓ نے اپنے حافظہ کے لیے ذاتی طور پر کتابت کی تھی۔ پھر رنگین مصاحف کا پہلی صدی ہجری کے وسط میں آغاز ہو گیا اور صدیوں تک جاری رہا۔ بعض علماء نے قرآن کے

[29] حمزہ اصبہانی (م ۳۶۰ھ)، **في کتاب التنبیہ علی حدوث التصحیف**، ۲۷

[30] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)، **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ۲۴

[31] الطاھری، محمد الادریسی، استعمال الألوان في اصطلاحات ضبط المضاف عند العلماء الأندلس والمغرب بین الاتأصیل الفقھیی والتطبیق المنھجی، (الدار البیضاء مطبعۃ النجاح الجدیدۃ، ۱۴۳۰ھ)، ۴۴

نقاط، اشکال اور پانچ، دس آیات کے نشانات کو کراہت کہا اور کچھ آئمہ نے رنگین مصاحف کے بارے کراہت کا اظہار کیا۔ اس کا ایک سبب یہ تھا کہ وہ کلام اللہ کے ساتھ کسی دوسری انسانی کاوش کو پسند نہ کرتے تھے۔ جیسا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کا قول (جردوا القرآن ولا تلبسوا به ما ليس)[32] ''قرآن کو لے لو اور جو اس میں نہیں ہے وہ نہ لگاؤ'' اوراسی طرح ابراہیم النخعی (م۹۶ھ) کا قول: (جردوا القرآن ولا تخلطوا به ما ليس منه)[33] ''قرآن کو طلب کرو اور اس میں الجھاؤ مت پیدا کرو۔''

ابی رجاح کا قول ہے کہ انہوں نے محمد سے نقاط کے بارے میں پوچھا اور انہوں نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ اس طرح حروف قرآنیہ میں اضافہ کریں گے یا ان میں کمی کریں گے۔[34] عبداللہ بن حکیم سے روایت ہے کہ ان سے دس آیات کے نشانات کے بارے میں پوچھا گیا جو سرخ اور دیگر رنگ کے ساتھ نشان زد کیے گئے تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ وہ آئمہ جو رنگوں کے ضبط میں کراہت کا اظہار کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ائمہ کے اقوال اصل میں نفرت کراہت نہیں ہے۔ وہ معاشرے کو تین وجوہات پر قائم کرنا چاہتے تھے کہ (۱) واقعات پیدا ہونگے، (۲) قرآن مجید میں اور کچھ نیا شامل ہونے کا ڈر تھا، (۳) متن قرآن میں اضافہ یا کمی یا کسی بھی تبدیلی کا خوف تھا۔

مذکورہ بالا آئمہ کے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قرآن مجید کے رنگین نقاط کو غلط نہیں سمجھتے تھے البتہ امکانی طور پر پیدا ہونے والے اختلاف اور الجھن کے بارے میں بعض اندیشوں سے خائف تھے۔ الحسن بن ابی الحسن نے ایک روایت میں بیان کیا ہے کہ جب ان سے قرآن کے نقاط کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب تک خود سے کسی چیز کا اضافہ نہ چاہیں۔[35]

ربیع ابن ابی عبدالرحمن (م۱۳۶ھ) سے جب نافع ابن ابی نعیم (م۱۶۹ھ) نے حروف قرآنیہ کی اشکال بارے پوچھا تو انہوں نے کہا (لا بأس به)[36] ''اس میں کوئی حرج نہیں''۔ لیث بن سعد (م۱۷۵ھ) کا قول

---

[32] ایضاً، ۱۱

[33] ذھبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد (م۷۴۸ھ)، **سیر اعلام النبلاء**، ۴: ۶۰۶

[34] الدانیؒ، ابوعمرو عثمان بن سعید (م۴۴۴ھ)، **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ۱۱

[35] الدانیؒ، ابوعمرو عثمان بن سعید (م۴۴۴ھ)، **المحکم فی علم النقط المصاحف**، ۱۲

[36] ایضاً، ۱۳

ہے۔(لا أرى بأساً أن ينقط المصحف بالعربية)۔[37] ”مصحف عربیہ میں نقاط لگائے جانے سے مجھے کوئی حرج نظر نہیں آتا۔“

جیسا کہ درج بالا ائمہ کرام کے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں قرآن مجید میں رنگین نقاط لگانے سے کوئی حرج نظر نہیں آتا۔ جیسے ابی الحسن ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ (لا بأس بنقطها بالأحمر)[38] ”مصاحف میں سرخ رنگ کے نقاط لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے“۔ ابن زید القیروانی(م ۳۸۶ھ) کا قول ہے کہ (وكره مالك وغيره النقط بالحمرة والصفرة)[39] ”انہوں نے امام مالکؒ کی رائے کو ناپسند کرتے ہوئے نقاط کو سرخ اور پیلے رنگ میں تبدیل کر دیا“۔(کیونکہ امام مالک مصاحف میں ہر طرح کی جدت کو کلام اللہ کے ساتھ پسند نہیں کرتے تھے)۔ ابوحامد الغزالی(م ۵۰۵ھ) کا قول ہے کہ (روي عن الشعبي وإبراہيم كراهية النقط بالحمرة)[40] ”شعبی اور ابراہیم سرخ نقاط سے احتراز کرتے تھے“۔ ابوحامد الغزالی کا ایک اور قول کہ(يستحب تحسين كتابة القرآن وتبيينه، ولا بأس بالنقط والعلامات بالحمرة وغيرها، فإنها تزيين وتبيين وصد عن الخطأ واللحن لمن يقرأه)[41] ”قرآن کی کتاب کو بہتر بنانا اور دکھانا مطلوب ہے، سرخ اور دیگر رنگوں میں نشانات لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیوں کہ وہ سجانے، اشارہ کرنے اور غلطی سے دور رکھنے اور پڑھنے والوں کو مد نظر رکھتے ہیں۔“

ابوحامد الغزالی کے ایک قول کا مفہوم ہے کہ جب احتراز اور کراہت کے دروازے کھلیں گے تو اس سے خوف اور بڑھ جائے گا۔ قرآن مجید کی محافظت خود رب کریم نے کی ہے کہ اس میں تبدیلی کبھی نہیں آسکتی اور نشانات لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ ابو عمرو دانی کے مطابق کہ قرآن کے ضبط میں رنگوں کے استعمال کی اجازت ہے البتہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ضبط المصاحف کا کام مستند طریقہ کار کے مطابق کیا گیا ہے جس مقصد کو حاصل

---

[37] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)، **كتاب النقط في شكل المصاحف وكيفية ضبطها**، ۱۳۳

[38] الدانیؒ، ابو عمرو عثمان بن سعید (م ۴۴۴ھ)، **المحكم فی علم النقط المصاحف**، ۱۲

[39] القیروانی، عبد اللہ بن عبد الرحمن ابو زید (۳۸۶ھ)، **النوادر والزیادات**، (بیروت: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۹ء)، ۷: ۶۱

[40] الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد (م ۵۰۵ھ)، **احیاء علوم الدین**، ۱: ۲۷۶

[41] ایضاً

کرنا تھا آیا وہ مقاصد حاصل ہو رہے ہیں یا پھر اس تبدیلی سے الجھن اور التباس پیدا ہو رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تمام چیزیں کراہت یا نفرت کا سبب بن جائیں۔

پاکستانی مطبوعہ مصاحف میں مختلف رنگوں کا استعمال:

پاکستان میں رنگین تجویدی مصاحف کی طباعت عروج پر ہے۔ ہر ادارہ رنگین تجویدی مصاحف کو طبع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ پاکستان میں تجویدی قواعد اور ترجمہ کو افہام و تفہیم کے لیے ابتداء میں کم رنگوں کا استعمال کیا گیا تجویدی مصاحف میں غنہ کے لیے صرف ایک ہی (سرخ رنگ کا) گول دائرہ یا ستارہ نما گول دائرہ لگایا جاتا رہا۔ بعد میں تجویدی مصاحف میں دو رنگوں کا استعمال ہوا۔ تجویدی قواعد میں (غنہ اور وصلاً غنہ کے لیے) بھی دو رنگ استعمال کیے گئے۔ چند پاکستانی اداروں کے مصاحف میں حروف قرآنیہ کے اوپر رنگ دار نشانات لگا کر رنگین تجویدی مصاحف میں تجوید کے قواعد کی وضاحت کی گئی ہے۔ درج ذیل جدول میں رنگین تجویدی مصاحف کے قواعد کو رنگوں اور نشانات سے بیان کیا گیا ہے۔

کمپنی کا نام اور قرآن نمبر	پاکستانی مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ			
	غنہ	وصلاً غنہ	قلقلہ	وصلاً قلقلہ
قرآن ہاؤس کمپنی[42]	◉	◉	✱	✱
قدرت اللہ[43]	⭘	●	✪	❁
دارالقرآن[44]	◉	◉	✱	✱

اس جدول سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو طالب علم تدریسی قواعد کو جانتا ہے اس کے لیے تو آسانی ہے لیکن یہ مصاحف حافظی ۱۶ سطری کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ مصاحف زیادہ تر حفاظ طلباء کے پڑھنے میں مددگار ہیں۔ اب ان مصاحف کی وجہ سے استاد کو غنہ، وصلاً غنہ، قلقلہ اور وصلاً قلقلہ کے نشانات لگانے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس طرح استاد اور طالب علم دونوں سہل پسند ہوگئے۔ رنگین تجویدی مصاحف سے پہلے غنہ کے بارے میں خود

[42] قرآن ہاؤس کمپنی، نسخہ نمبر M-1، قرآن ہاؤس کمپنی ناشران قرآن مجید الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان، ص ابتدائیہ (پیش لفظ، ص ۲)

[43] قدرت اللہ، نسخہ نمبر ۱۶۰، (لاہور: قدرت اللہ کمپنی)، ۲

[44] دارالقرآن، نسخہ نمبر N-12، (لاہور: رحمان مارکیٹ اردو بازار)، ۲

فکر و تدبر کی صلاحیت پیدا ہوتی تھی۔ جب تجویدی مصاحف موجود نہ تھے تو استاد بذات خود چند پاروں میں درج بالا قواعد کے نشانات پنسل سے قرآن کریم پر لگا کر دیتے تھے۔ پھر مصاحف پر قواعد کے نشانات لگانے کا کام نگران طالب علم کے سپرد کر دیا جاتا بعد ازاں جب طالب علم بذات خود ان قواعد کو سیکھ جاتا تو وہ خود نشانات لگالیتا۔ دورِ جدید کی نئی تکنیک کو اپناتے ہوئے تین، چار، پانچ، چھ، سات اور آٹھ قواعد (صفات لازمہ اور عارضہ) کے رنگوں پر مشتمل رنگین تجویدی مصاحف کی طباعت تیزی سے ترقی کرنا شروع ہو گئی ہے۔ حالانکہ بنیادی طور پر قرآن کریم کے بے شمار قواعد ہیں۔ صفات لازمہ کی بجائے صفات عارضہ مثلاً (غنہ، قلقلہ، اخفاء اور تفخیم) کے بارے تجویدی مصاحف میں بیان کیا گیا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر ادارے نے اپنی مرضی سے قرآن کریم میں رنگوں کا استعمال کیا۔ جس کی وجہ سے ناظرہ خواں اور حفاظ طلباء کو ان مصاحف سے تلاوت کرنے میں دشواری اور مشکل درپیش ہیں۔ وہ ان رنگین تجویدی مصاحف میں رنگوں کی پہچان صحیح طریقے سے نہیں کر پاتے اور تجوید میں غلطی کا امکان رہتا ہے۔ کیونکہ ہر کمپنی نے الگ رنگ سے قواعد کی پہچان کروائی ہے مثلاً غنہ کو کسی نے سرخ رنگ سے تو کسی نے گلابی رنگ سے اور کسی نے سبز رنگ سے ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ طلباء نے قواعد کو سمجھا نہیں بلکہ صرف رنگوں کو یاد کر کے ادائیگی کرتے ہیں۔ اسی طرح اور بھی بہت سے رنگوں کا بیان کیا گیا ہے۔ جن میں امتیاز کرنا طالب علم کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ ذیل میں جدول کے ذریعے کمپنی کا نام اور تجویدی مصاحف میں رنگوں کا استعمال اور فرق کو بیان کیا گیا ہے:

پاکستانی مطبوعہ مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ:

کمپنی کا نام	پاکستانی مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ								
	اخفاء	اخفاء میم ساکن	ادغام	ادغام میم ساکن	قلب	قلقلہ	غنہ	تفخیم	مد
قدرت اللہ [45]	گہرا سبز	ہلکا سبز	سرخ	گلابی	جامنی	زرد	نیلا		

[45] قدرت اللہ، (لاہور: قدرت اللہ کمپنی اردو بازار)، ۳، ۲

کمپنی کا نام	پاکستانی مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ								
	اخفاء	اخفاء میم ساکن	ادغام	ادغام میم ساکن	قلب	قلقلہ	غنہ	تفخیم	مد
قدرت اللہ[46]	● زرد					● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
ادارہ سادات[47]		ً	▭ آؤٹ لائن			● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
الوہاب[48]	● زرد		● براؤن			● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
ضیاء القرآن[49]	● زرد				● جامنی	● نیلا	● گلابی	● گہرا سبز	● سرخ
پاک کمپنی[50]	● جامنی					● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
تاج کمپنی[51]	● سرخ					● نیلا	● گلابی	● گہرا سبز	

---

[46] قدرت اللہ، نسخہ نمبر ۱۶۵، (لاہور: قدرت اللہ کمپنی اردو بازار) ، ۲،۳

[47] ادارہ سادات کمپنی، نسخہ نمبر 1.A.R، (لاہور: ادارہ سادات ناشران تجویدی قرآن، اردو بازار)، ۲، ۳

[48] الوہاب، نسخہ نمبر 7-A، (لاہور: الوہاب پبلشرز حافظ پلازہ اردو بازار)، ابتدائی صفحات، ۳

[49] ضیاء القرآن، نسخہ نمبر 411-A، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز اردو بازار)، ۵۶۰

[50] پاک کمپنی، نسخہ نمبر 72/AR، (لاہور: پاک کمپنی اردو بازار)، ۵۵۲

[51] تاج کمپنی، نسخہ نمبر ۱۱۹/ ۸۷۶، (لاہور: تاج کمپنی لمیٹڈ اردو بازار، ابتدائی صفحات

درج بالا جدول سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ چند پاکستانی اداروں کے قواعد کے رنگوں میں مماثلت پائی جاتی ہے جبکہ دیگر مصاحف میں رنگوں میں مماثلت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر طالب علم نے حافظ کمپنی کا تجویدی مصحف پڑھا ہے تو اگر اس کو ضیاء القرآن کا مصحف دیا جائے تو وہ رنگوں کی وجہ سے تجویدی قواعد کو بیان کرنے اور پڑھنے میں دشواری کا شکار ہو گا اور اس کو دیگر مصاحف کے مطابق رنگوں کے ساتھ قواعد کو یاد کرنا پڑے گا۔ اسی طرح قدرت اللہ کمپنی نے پہلے دو رنگوں، پھر چار اور اب سات رنگوں پر مشتمل رنگین تجویدی مصاحف طبع کیے ہیں۔ ان تمام مصاحف کے تجویدی قواعد کے رنگوں میں مماثلت نہیں ہے۔ ہر مصحف میں الگ رنگ سے قواعد کو ظاہر کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک مصحف میں غنہ کو نیلے رنگ سے ظاہر کیا ہے تو دوسرے مصحف میں غنہ کو سرخ رنگ سے ظاہر کیا ہے۔ البتہ ادارہ دارالسلام نے جو تدریسی قواعد رنگین تجویدی مصحف میں بیان کیے وہ دیگر پاکستانی مصاحف سے کچھ مختلف ہیں اور ان کا تفصیل سے مصحف میں ہی رنگوں کے بارے میں وضاحت کر دی۔ علاوہ ازیں ہر صفحہ کے نیچے اردو اور انگریزی میں بھی مع نشان زد (سائن) وضاحت کی ہے تاکہ طالبعلم قواعد کے رنگوں کو اگر بھول جائے تو وہاں سے فوراً دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اور ان کا یہ طریقہ چند دنیائے اسلام کے مصاحف سے بھی مماثلت رکھتا ہے۔ انہوں نے صفحہ کا گراؤنڈ اور کتابت سیاہ روشنائی سے کی ہے البتہ قواعد کو رنگین کیا جس کی بناء تلاوت کرنے کے دوران ذہن پر بہت سارے رنگوں کی الجھن سے طالبعلم بچ جاتا ہے۔ پھر بھی یہ آٹھ قواعد طالب علم کے سیکھنے میں ابتداء میں مشکل ہونگے مگر یہ آٹھ قواعد اس مصحف کو پڑھتے ہوئے وہ یاد کر سکتا ہے۔

یہ قواعد درج ذیل جدول اور نمونہ کے ذریعے ظاہر کیے گئے ہیں:

کمپنی کا نام	**پاکستانی مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ**							
	تفخیم	وقفاً مد نہ کرنا وصلاً مد کرنا	حرف پر غنہ کریں	ملا کر پڑھتے وقت غنہ کریں	ۃ وقفاً ہ پڑھیں	را وقفاً باریک، وصلاً پُر پڑھیں	حرف پر قلقلہ کریں (جزم یا وقف کی صورت میں)	را وقفاً پُر، وصلاً باریک پڑھیں۔

کمپنی کا نام	پاکستانی مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ							
	تفخیم	وقفاً مد نہ کرنا وصلاً مد کرنا	حرف پر غنہ کریں	ملا کر پڑھتے وقت غنہ کریں	ۃ وقفاً ہ پڑھیں	را وقفاً باریک، وصلاً پُر پڑھیں	حرف پر قلقلہ کریں (جزم یا وقف کی صورت میں)	را وقفاً پُر، وصلاً باریک پڑھیں۔
دار السلام کمپنی، [52]	🟥	🔴	🟩	🟢	🟨	🟡	🟦	🔵

دنیائے اسلام میں سب سے پہلے تجویدی مصاحف کی طباعت بالکل سادہ (سیاہ روشنائی کی) تھی۔ بعد ازاں کبارِ تابعینؒ کے دور میں تجویدی مصاحف کی کتابت میں سرخ رنگ کے نقاط سے ضبط کا آغاز ہوا۔ پھر مراکش، اندلس اور مدینہ میں سرخ، سبز اور پیلے رنگ سے نقاط لگائے جانے لگے۔ مختلف رنگوں کی کتابت کبارِ تابعینؒ کے دور سے ہی شروع ہوئی۔ قدیم دور میں روغنیات سے صفحہ کو بھی رنگین کرکے یہاں تک کہ صفحہ کی آرائش وزیبائش کرنے کے بعد کلام اللہ کو مختلف رنگوں سے بھی لکھا گیا۔ کبھی پانچ، کبھی دس اور کبھی چالیس آیات کے بعد مختلف رنگین قسم کے پھول بنا کر آیات کی تعداد کو واضح کیا گیا۔ دورِ جدید میں جب تجویدی مصاحف میں بے شمار رنگوں کا استعمال ہونے لگا تو بعض ممالک نے صرف اسماء الحسنیٰ کو سرخ رنگ سے واضح کیا جبکہ دیگر ممالک اب رنگین تصاویر کے ساتھ نہ صرف نورانی قاعدے بلکہ قرآن کریم کو بھی تصاویر کے ذریعے طبع کرنے لگے ہیں۔ اس سے پہلے صرف مختلف نشانات اور رنگوں سے قرآن حکیم کے قواعد کو ظاہر کیا جاتا رہا۔ بعض ایسے رنگین تجویدی مصاحف طبع ہو چکے ہیں جن میں بہت سے رنگوں کا استعمال ہے۔

رنگین تجویدی مصاحف کا طلباء پر مثبت اثرات:

علماء وفقہاء کا کہنا ہے کہ قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کا استعمال قواعد میں رہنمائی اور جدید تکنیک میں ہونے والی یہ ایک اچھی پیش رفت ہے جو قرآن حکیم کے طریقہ تدریس کو آسان بنانے کے لیے معاون ثابت ہو رہا

[52] دار السلام، نسخہ نمبر ۲۱۳، (لاہور: ادارہ دار السلام اردو بازار)، ابتدائی صفحات، ۲،۳

ہے۔ دیگر مسلم ممالک نے تجویدی مصاحف میں صرف ضبط اور اسماء الحسنیٰ کو رنگین کیا ہے باقی تمام کتابت سیاہ روشنائی سے کی ہے کتابت میں ضبط اور رنگ کو کلام اللہ کے ساتھ مس نہ ہونے دیا۔ جبکہ پاکستان کے تجویدی مصاحف میں ضبط کے استعمال کے علاوہ حروف قرآنیہ اور متن کے کلمات کو بھی رنگین کر دیا گیا ہے۔ تاکہ طلباء کو تجویدی قواعد سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔ علماء اور اساتذہ بھی ان مصاحف میں طلباء کی دلچسپی اور بڑھتے ہوئے رجحان کو دیکھتے ہوئے رنگین مصاحف کے قائل ہیں۔ چونکہ قراء کرام بذات خود رنگین مصحف خریدنے کے لیے کہتے ہیں لہٰذا اساتذہ کرام کے حکم اور اسی مکتب فکر کے مطابق جو کمپنی یا ادارہ استاد بتائے اسی کے مطابق مصحف خریدے جاتے ہیں۔

ابتدائی کلاسز میں نورانی قاعدے کے اوپر اگرچہ تصاویر نہ بھی بنائی جائیں تو جدید دور میں کئی اقسام کے طریقہ تدریس ہمارے سامنے ہیں۔ مثلاً ایل ای ڈی، کمپیوٹر، ملٹی میڈیا، سمعی و بصری معاونات کے ذریعے بچوں کو نورانی قاعدہ کی خوب مشق کروائی جاتی ہے۔ پاکستان میں بھی روضہ اطفال، اقراء سکول و مدارس میں طلبہ کو ایل ای ڈی اور بصری معاونات کے ذریعے نورانی قاعدہ کی عمدہ لحن کے ساتھ تجوید و قواعد کی خوب مشق کروائی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی ہر روز ایک صفحہ پر خالی حروف لکھے جاتے ہیں۔ طلباء کی نفسیاتی دلچسپی کے مطابق اور ان حروف سے بننے والے چرند پرند کی تصاویر میں رنگ بھرنے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ اس طرح کم سن بچہ یہ نورانی قاعدہ اپنی دلچسپی کے مطابق عمدہ طریقے سے سیکھ جاتا ہے۔ اس مشق کے بعد ادارہ کا کوئی قاری / قاریہ طلباء کو مخارج اور دیگر تختیوں کی ایل ای ڈی اور قاعدوں کے ذریعے مشق میں محنت کرواتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلباء کی نفسیاتی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی دلچسپی کے مطابق قرآن حکیم کے قواعد کا تلقی و سماع کا بھی انتظام ہو جاتا ہے۔ رنگین حروف کو دیکھ کر طلباء کا قواعد کو پڑھنا، رنگین مصاحف کو پسند کرنا طلباء میں سروے کے مطابق 95 فیصد رہا۔ رنگین مصاحف سے وہ طالب علم جو مدارس کا رخ نہیں کرسکتے وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں مگر چند قواعد تک محدود رہتے ہیں۔ رنگین مصاحف سے بزرگ، غیر تعلیم یافتہ بھی قواعد کو رنگوں سے حروف کو صحیح پڑھنے کی کوشش کرتے۔

رنگین تجویدی مصاحف کا طلباء پر منفی اثرات:

پاکستان میں مختلف اداروں نے مختلف مصاحف میں تجویدی قواعد کو مختلف رنگوں سے طبع کر دیا جس سے آسانی پیدا ہونے کی بجائے تجویدی قواعد کو سمجھنے میں ایک الجھن پیدا ہو گئی۔ طلباء مختلف اداروں کے مصاحف میں مختلف رنگوں میں الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں کہ کس کمپنی کا مصحف ان کے یاد کردہ رنگوں کے مطابق ہو اور وہ خریدا جائے۔ کیونکہ طلبہ تجوید کے قواعد سمجھنے کی بجائے رنگوں کے ذریعے پڑھتے ہیں اگر ان کو غنہ اور اخفاء کے درمیان

فرق بیان کرنے کے لیے کہا جائے تو وہ دونوں کو غنہ کہتے ہیں اور ادغام کے بارے میں پوچھا جائے تو ادغام مع غنہ اور ادغام بلا غنہ کو بھی ادغام ہی کہتے ہیں۔ مگر ادغام کی تعریف نہیں جانتے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ طالب علم تجوید کے قواعد کو سیکھنے کے لیے رنگوں پر ہی انحصار کیے ہوئے ہے جب کہ قواعد سیکھنا اور ان کی تعریف جاننا ہر حافظ و قاری کے لیے ضروری ہے۔ قواعد کے بغیر محض رنگوں سے چند قواعد صرف پڑھنے کی حد تک درست ہو سکتے ہیں مگر قواعد کی تعریف اور اس کی روح کو جاننے کے لیے تجویدی قواعد کی تفصیل سے تعلیم لینا ضروری ہے۔ جیسا کہ سروے سے معلوم ہوا کہ قراء کرام اور طالب علم سب تجویدی مصاحف کی وجہ سے سہل پسند ہو گئے ہیں۔

نتائج تحقیق:

پاکستان میں رنگین تجویدی مصاحف میں چند قواعد کو مختلف رنگوں اور نام سے ظاہر کیا گیا ہے اور ان میں زیادہ تر صفات عارضہ کا اہتمام ہے ان میں ادغام، غنہ، اخفاء، قلقلہ، تفخیم اور قلب ہیں۔ جبکہ مخارج اور صفات لازمہ کا بیان قواعد میں نہیں کیا گیا۔ البتہ صفات عارضہ سے پہلے مخارج و صفات لازمہ کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ چند مصاحف میں چند صفات لازمہ کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ اسی طرح پاکستان میں پچھلے دس سال کے عرصہ میں کئی اداروں نے مختلف رنگوں میں مصاحف کی طباعت شروع کی ہوئی ہے اور ہر ادارہ اپنے طور پر ہی مختلف رنگوں کا استعمال مختلف تجویدی قواعد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ پاکستانی مصاحف میں رنگوں کا استعمال نہ صرف ضبط میں بلکہ متن قرآن میں بھی ہو رہا ہے۔ تجوید سیکھنے اور سکھانے کے ہر پہلو پر انتہائی سنجیدگی سے غور و خوض کیا گیا ہے۔

رنگین تجویدی مصاحف میں رنگوں کے استعمال کے بارے مقالہ نگار نے اہل علم کی رائے کو یکجا کر کے نتائج کو اخذ کیا کہ تمام ادارے تجویدی قواعد میں اگر منتخب کردہ رنگوں پر متفق ہو کر تجویدی رنگین مصاحف کی طباعت کریں تو معاشرے میں قواعد کے رنگوں کا ادراک سب کے لیے ایک جیسا ہو گا اور طالب علم جس کمپنی یا ادارے کا مصحف پڑھے تو اس کے لیے تمام قواعد کے ایک جیسے رنگوں سے تلاوت کرنے میں آسانی ہو گی جو مختلف اداروں سے مختلف رنگوں سے مصاحف میں قواعد کو بیان کرنے سے جو الجھن پیدا ہو چکی ہے ان اداروں کے متفق ہونے سے ختم ہو جائے گی۔ لہٰذا ہر کمپنی اور ادارہ طباعت میں ان رنگوں سے تجویدی قواعد کا پابند ہو جائے تو معاشرے میں تجویدی قواعد کے مختلف رنگوں سے پیدا ہونے والے منفی اثرات ختم ہو جائیں گے۔

مقالہ نگارنے طبع کردہ رنگین مصاحف اور اہل علم کی رائے کو مد نظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی (International) پینٹون کمپنی[53] کے رنگ اور کوڈ درج ذیل جدول میں منتخب کیے ہیں:

نمبر شمار	تجویدی قواعد	رنگوں کا استعمال	انٹرنیشنل رنگ کا نمونہ	انٹرنیشنل کوڈ نمبر پینٹون کمپنی
۱	غنہ	سرخ		۴۸۵
۲	ادغام	گلابی		۷۰۲
۴	ادغام میم ساکن	براؤن / فاؤن		۴۷۰
۵	اخفاء	جامنی		۲۵۹
۶	اخفاء میم ساکن	پیلا		۱۰۷
۷	قلب	زرد		۱۵۱
۸	قلقلہ	نیلا		۲۹۹
۹	تفخیم	سبز		۳۶۴

درج بالا رنگوں کو قواعد میں بیان کرنے کے علاوہ ماہرین کی رائے کے مطابق صفحہ کے گراؤنڈ کے لیے سفید اور کریم رنگ منتخب کیا گیا کہ سفید رنگ سے حفاظ کرام اور طالب علم کا مصحف سے تلاوت کرنا آنکھوں کے لیے مناسب ہے۔اور کتابت کے لیے سیاہ رنگ استعمال کیے جائیں مگر قواعد کے لیے صفحات کو رنگوں سے پُر نہ کیا جائے۔ کوشش یہ کی جائے کہ جس حرف کا قاعدہ بیان کیا جائے اس کے اوپر یہ رنگ مناسب طریقے سے لگائے جائیں کہ طبیعت میں گرانی پیدا نہ ہو اور مختلف رنگوں سے قواعد کے سیکھنے میں جو التباس پیدا ہو رہے ہیں ان اثرات کو ختم کیا جا سکے۔

[53] https://www.pantone-colours.com